TQ Lesson 199 Surah Namal Ayat 60-93 tafseer2

آیت نمبر 67۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ
ترجمہ۔ یہ منکرین کہتے ہیں "کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو چکے ہوں گے تو ہمیں واقعی قبروں سے نکالا جائے گا؟

وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ اور بولے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا **أَءِذَا كُنَّا تُرَٰبًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ** جب ہم مٹی ہو جائیں گے **أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا** جب ہم تراب ہو جائیں گے، مٹی ہو جائیں گے **وَآبَاؤُنَا** اور ہمارے باپ، دادا **أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ** تو کیا پھر ہم نکالے جائیں گے؟ اب آپ دیکھئے کہ یہاں پر ہمارے سامنے کیا بات آرہی ہے؟ کہ اللہ رب العزت بتا رہے ہیں کہ کافروں نے کہا کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ، دادا بھی مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر ہمیں نکال کھڑا کیا جائے گا؟ یہاں پر کیا بات ہمارے سامنے آرہی ہے؟ آپ دیکھئے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ کفر کرنے والوں نے یہ بات کہی دوسری بات یہ ہے کہ" **أَ**" دو دفعہ آیا ہے ایک دفعہ یہاں پر آپ کو نظر آرہا ہے **أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا** کیا جب ہم ہو جائیں گے مٹی اور ہمارے باپ، دادا بھی پھر ہے **أَئِنَّا** پھر "**أَ**" آیا ہے کیوں آیا ہے یہ؟ یہ جو "**أَ**" کی تکرار ہے انکار میں تاکید اور مبالغے کے لئے ہے کہ ایک طرف انکار کر رہے ہیں اور دوسرا انکار کیسا ہے؟ کہ پہلی تو بات کیا ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے ہم ہمارے باپ، دادا بھی کیا پھر کیا ہمیں نکال کھڑا کیا جائے گا؟ کیا واقعی ہمیں قبروں سے پھر اٹھا کر کھڑا کر دیا جائے گا؟

آیت نمبر 68۔ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ
ترجمہ۔ یہ خبریں ہم کو بھی بہت دی گئی ہیں اور پہلے ہمارے آباء اجداد کو بھی دی جاتی رہی ہیں، مگر یہ بس افسانے ہی افسانے ہیں جو اگلے وقتوں سے سُنتے چلے آ رہے ہیں"

لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ تحقیق ہم سے وعدہ کیا گیا تھا **هَٰذَا** یہ والا ،کیا وعدہ؟ کہ آپ کو دوبارہ اٹھایا جائے گا **وَءَابَآؤُنَا** اور ہمارے باپ، دادا سے بھی تو یہ وعدہ کیا گیا تھا ہمیں اور ہمارے باپ، دادا کو بہت پہلے سے یہ وعدے کئے جاتے رہے لیکن ہمارے باپ، دادا میں سے کوئی بھی زندہ نہیں کیا گیا کسی کو بھی اٹھا کر کھڑا نہیں کیا گیا بات کیا ہے؟ **إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ** یہ تو کچھ بھی نہیں بلکہ اگلوں کے افسانے ہیں **أَسَٰطِيرُ** سطر سے ہے لکھی ہوئی چیز کے لئے آتا ہے اسی سے یہ کہانیوں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے افسانوں کے لئے بھی اور اس کے علاوہ **ٱلْأَوَّلِينَ** جو ہے، اول کی جمع ہے اور اس کے معنی کیا ہیں کہ جو اگلے لوگ ہیں وہ بھی یہ بات سنتے رہے لیکن یہ کہ ہمارے اجداد کو بھی جب یہ بات کہی جاتی رہی تو کوئی بھی تو زندہ نہیں ہوا کسی کو بھی تو اٹھا کر کھڑا نہیں کیا گیا تو کیا کہہ رہے ہیں؟ **لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا** یہ صرف ہم سے ہی نہیں وعدہ کیا گیا ہمارے باپ دادا سے بھی وعدہ کیا گیا تھا تو یہ باتیں جو اے محمد ﷺ آپ ہمیں سنا رہے ہیں یہ کیا ہیں؟ **إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ** یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں یہ تو بس افسانے ہی افسانے ہیں جو اگلے وقتوں سے سنتے چلے آ رہے ہیں سورت النمل کا اختتام ہے توحید اور آخرت کے دلائل دینے کے بعد اہل مکہ کے رویے پر تبصرہ کر رہے ہیں کہ وہ کس طرح مذاق اڑاتے تھے وہ کس طرح اللہ کا اللہ کے رسول کا اللہ کی کتاب کا انکار کرتے تھے اور ایمان نہیں لاتے تھے کیا کہا؟ **إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ** یہ تو بس افسانے ہی افسانے ہیں یہ تو پرانی باتیں ہیں یہ نقلیں ہیں اگلوں کی اُن کا انکار کرنے کا مطلب کیا تھا؟ کہ بس یہ تو پرانی باتیں

ہیں یعنی پہلے نبی بھی ایسی ہی باتیں کرتے رہے اور کوئی قیامت نہیں آئی کوئی جوابدہی نہیں ہوئی کوئی سوال طلبی نہیں ہوئی پھر اللہ فرماتے ہیں

آیت نمبر 69۔ قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُجْرِمِينَ
ترجمہ۔ کہو ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ مجرموں کا کیا انجام ہو چکا ہے

قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ کہہ دیجئے کہ ذرا سیر تو کرو زمین میں ذرا چل پھر کر تو دیکھو زمین میں **فَٱنظُرُوا۟** پھر نظارہ کرو پھر ذرا غور کرو پھر دیکھو **كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُجْرِمِينَ** کہ کیسا انجام ہوا، کیسی عاقبت رہی **(ع ق ب)** کسے کہتے ہیں؟ ایڑی کو بھی کہتے ہیں پاؤں کے پچھلے حصے کو **مفہوم حدیث۔** جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **"وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ "** ہمیں کیا بات پتہ چلتی ہے کہ آپ کا یہ کہنا کہ ایڑیوں کے لئے تباہی ہے وہ ایڑیاں ہیں جو وضو سے خشک رہ جاتی ہیں تو پاؤں کا پچھلا حصہ اسی طرح سے انسان جو زندگی گزارتا ہے اس کے مطابق بعد میں پھر ہوگا کیا عاقبت کیسی ہوگی تو عاقبت لفظ انجام کے لئے استعمال کیا جاتا ہے **فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُجْرِمِينَ** پھر ان سے کہو کہ جب زمین میں چلیں پھریں تو چلنے پھرنے کے بعد یہ دیکھیں کہ کیسا انجام ہوا مجرموں کا یعنی پچھلی قوموں کو دیکھیں کہ ان پر اللہ کا کیا عذاب آیا اور آپ کو پتہ ہی ہے کہ آپ نے سورت الشعراء میں بھی اور سورت النمل میں بھی یہ پڑھا کہ پچھلی قوموں کے واقعات اور پھر اردگرد کے علاقوں میں قومیں آباد بھی تھیں تو ان پر کیسے اللہ کے عذاب آئے اور وہ قومیں کیسے صفحہِ ہستی سے مٹ گئیں تو یہاں بھی یہی بات ہے **فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُجْرِمِينَ** کہ مجرم کون ہوتے ہیں جرم کرنے والے گناہ کرنے والے تو مجرمین مجرم کی جمع ہے تو جو بھی انہوں نے جرم کیا ہے کسی نے ناپ تول میں کمی کی وہ مجرم تھے (قومِ شعیب علیہ السلام) کسی نے عملِ قومِ لوط کیا، کسی نے پہاڑوں کو تراشا اور پھر اس کے بعد فن اور ثقافت میں عروج حاصل کر کے انہوں نے سوچا کہ ہم نے ہی دنیا کو آباد کیا ہے تو اہلِ مکہ تمہیں زیادہ کچھ نہیں ملا بلکہ پہلی قوموں کو بڑا کچھ ملا تھا اور پھر انہوں نے کیا کیا ؟اللہ کی نافرمانی کی، مجرم بن کر رہے

آیت نمبر 70۔ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِى ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ
ترجمہ۔ اے نبیﷺ اِن کے حال پر رنج نہ کرو اور نہ اِن کی چالوں پر دل تنگ ہو

وَلَا تَحْزَنْ اور اے محمد ﷺ آپ غم نہ کریں **عَلَيْهِمْ** اِن اہلِ مکہ کے بارے میں کیوں رسول اللہ ﷺ اہلِ مکہ کے بارے میں غم کرتے تھے کہ وہ ایمان کیوں نہیں لاتے کوئی معجزہ ہی آجائے، کوئی فرشتہ ہی آجائے، کوئی ایسی بات کہ بس اہلِ مکہ ایمان لے آئیں تو اے محمد ﷺ آپ غم نہ کریں **وَلَا تَكُن** اور آپ نہ ہوں **فِى ضَيْقٍ** تنگی میں **مِّمَّا يَمْكُرُونَ** ان کے مکروں سے اور ان کی چالوں پر آپ دل تنگ نہ ہوں آپ نے سمجھانے کا حق ادا کر دیا اگر اہلِ مکہ مانتے نہیں ہیں اور اپنی حماقت پر اصرار کر کے عذابِ الٰہی کا انتظار کر رہے ہیں تو آپ ان کے حال پر کُڑھ کُڑھ کر اپنی جان کو ہلکان کیوں کرتے ہیں **وَلَا تَكُن فِى ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ** دل تنگ ہونا، دل کا پریشان ہونا اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ کیا کہتے ہیں کہ گویا کہ آپ اپنے آپ کو ذبح ہی کر ڈالیں گے **بَاخِعٌ نَّفْسَكَ** اپنے آپ کو ذبح ہی کر ڈالیں گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے **يَمْكُرُونَ** اور اہلِ مکہ کی چالوں کا آپ کو پتہ ہی ہے کہ کبھی شاعر کہا کبھی

مجنون کہا کبھی ساحر کہا کبھی سوچا کہ ان کو قید کر دیا جائے کبھی ان کو جلاوطن کر دیا جائے اور کبھی پھر قتل ہی کر ڈالا جائے تو بڑے مکر انہوں نے چلے

آیت نمبر 71. وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ
ترجمہ. وہ کہتے ہیں کہ "یہ دھمکی کب پُوری ہو گی اگر تم سچے ہو؟"

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ کب ہوگا یہ وعدہ پورا **ٱلْوَعْدُ** سے مراد کون سا وعدہ ہے قیامت کا وعدہ **إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ** اگر ہو تم سچے

آیت نمبر 72. قُلْ عَسَىٰٓ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ ٱلَّذِى تَسْتَعْجِلُونَ
ترجمہ. کہو کیا عجب کہ جس عذاب کے لئے تم جلدی مچا رہے ہو اس کا ایک حصہ تمہارے قریب ہی آ لگا ہو

قُلْ آپ جواب دے دیجئے **عَسَىٰٓ** قریب ہے **أَن يَكُونَ** کہ ہو جائے **رَدِفَ** نزدیک **(ر د ف)** کے معنی ہوتے ہیں پیچھے لگا ہوا ہونا جیسے ایک چیز کے ساتھ دوسری چیز پیچھے لگی ہوئی ہے سواری پر پیچھے بیٹھنے والے کو بھی **رَدِفۡ** کہتے ہیں کیونکہ آگے سوار بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ جڑ کر کوئی پیچھے بیٹھا ہوا ہے ساتھ ہی تو اللہ رب العزت کہہ رہے ہیں کہ ان کو یہ بات بتاؤ کہ ساتھ لگی ہوئی ہے، سوار ہے، ساتھ ہے، بالکل نزدیک آگئی ہے کیا چیز نزدیک آگئی ہے ؟ **أَن يَكُونَ رَدِفَ** کہ قیامت نزدیک آگئی ہے قریب آگئی ہے **لَكُم** تمہارے **بَعْضُ ٱلَّذِى تَسْتَعْجِلُونَ** بعض وہ چیزیں **ٱلَّذِى** وہ چیزیں **تَسْتَعْجِلُونَ** جس کی تم جلدی مچا رہے ہو اب آپ دیکھیں کہ یہاں پہ **رَدِفَ** جب قُرب کے معنی میں ہے تو معنی کیا ہیں کہ تم قیامت جو مانگتے ہو اور کیونکر مانگتے ہو؟ کہ ہم جو عمل کر رہے ہیں ہم تمہارا انکار کر رہے ہیں (اللہ کا ،رسول کا، قرآن کا برا بھلا سب کچھ کہہ رہے ہیں) تو پھر اللہ اپنا عذاب ہم پر کیوں نہیں بھیج دیتا **بَعْضُ ٱلَّذِى** اس سے مراد کیا تھا کہ ہمیں وہ سزا عذاب کیوں نہیں مل جاتا جب ہم تمہاری نافرمانی کر رہے ہیں تو اللہ رب العزت کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کو جواب دے دیجئے کہ شاید وہ چیزیں قریب ہی آ لگی ہیں **بَعْضُ ٱلَّذِى تَسْتَعْجِلُونَ** جس کی تم جلدی مچا رہے ہو جس کے لئے تم نے عجلت مانگی ہے اور مفسرین کیا کہتے ہیں کہ اس سے مراد غزوۂ بدر کا عذاب بھی ہو سکتا ہے غزوۂ بدر میں کیا ہوا تھا کہ اسلام غالب آ رہا تھا یوم الفرقان کے نام سے اس کو یاد کیا جاتا ہے اسلام غالب آیا اسی طرح پھر کچھ کو قتل کر لیا گیا اور کچھ کو قیدی بنا لیا گیا تو یہ بھی تھا **بَعْضُ ٱلَّذِى تَسْتَعْجِلُونَ** اور پھر یہ کہ قبر میں عذابِ قبر جو کافروں کو ملتا ہے اور پھر جو قیامت میں ان کو ملے گا تو یہ ساری چیزیں اس میں شامل ہیں پھر اس کے بعد اللہ رب العزت فرماتے ہیں

آیت نمبر 73. وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ
ترجمہ. حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب تو لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ یقینًا آپ کا پروردگار تمام لوگوں پر بڑا ہی فضل کرنے والا ہے **وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ.** مگر اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں اب یہاں پہ یہ تو سمجھ آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر فضل کریں ایمان لانے والوں پر فضل کریں لیکن **عَلَى ٱلنَّاسِ** پر فضل کے کیا معنی ہیں

اصل بات یہ ہے کہ یہ جو کہتے تھے **مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ** کب آئے گا یہ عذاب، کب آئے گی یہ قیامت ،کب ہوگا کفر سرنگوں، کب ملے گی فتح اسلام کو تو اللّٰہ تعالی نے کیا کیا؟ کہ فوراً ان کے کہتے ہی کفر کو سرنگوں نہیں کر دیا موقع دیا سنبھلنے کا اب دیکھیں مکی دور کے تیرہ سال ہیں پھر کہیں جا کر مدینہ میں غزوۂ بدر ہوئی اتنے سال ان کو جو امہال دیا گیا مہلت دی گئی تو کیا ہے کہ عذاب میں تاخیر دنیا کا عذاب ہو، موت کا ہو ،قیامت کا ہو یہ اللّٰہ کے فضل و کرم کا ایک حصہ ہے۔ یہ ہے اللّٰہ کا فضل و کرم اور جو لوگ گناہ کرنے کے بعد اللّٰہ سے توبہ کرتے ہیں اللّٰہ کی طرف لوٹ آتے ہیں اللّٰہ ان کی توبہ کو قبول کرتا ہے یہ بھی اللّٰہ کا فضل ہے بڑے بڑے کافر تھے مکہ میں بڑے بڑے گناہ گار تھے لیکن اللّٰہ نے ان کو توبہ کی توفیق دی دنیا میں جنت کی بشارت دی گناہ معاف کر دیئے تو یہ بھی اللّٰہ کا فضل ہے اور اس کے علاوہ اللّٰہ کا فضل کیا ہے؟ کہ اللّٰہ تعالیٰ ان کے گناہوں کے نتیجے میں فوراً صفحہ ہستی سے مٹا نہیں دیتا فوراً ان پر عذاب نہیں نازل کرتا تو یہ ہے اللّٰہ کا فضل اور یہ بھی اللّٰہ کا فضل ہے کہ جو لوگ ایمان لے آتے ہیں اللّٰہ نیکی کا بدلہ سات سو گنا تک دیتا ہے نیکی کا ارادہ کرتے ہیں نیت کرتے ہیں تو اللّٰہ اجر دیتا ہے گناہ کا ارادہ کرنے سے گناہ نہیں لکھا جاتا جب تک کہ گناہ سرزد نہ ہو جائے تو یہ کیا ہے **وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلنَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ** لیکن پھر بھی زیادہ تر لوگ اللّٰہ کا شکر ادا نہیں کرتے اور اصل شکر کیا ہے کہ اللّٰہ کی بندگی کی جائے ، کفر نہ کیا جائے ، شرک نہ کیا جائے ، اللّٰہ کی نافرمانی نہ کی جائے ، اللّٰہ کی بندگی پر راضی ہو جائے تو شکر کیا ہے؟ کہ اللّٰہ تعالی نے مجھے اور آپ کو جو زندگی کی مہلت دی ہے تو اس مہلت میں پھر نیکیاں کرتے چلے جائیں پھر گناہ نہ کریں پھر مذاق نہ اڑائیں کہ اگر ہم گناہ کر رہے ہیں تو اللّٰہ پکڑتا کیوں نہیں ہے پھر اللّٰہ کا عذاب کیوں نہیں آجاتا تو یہاں پر اللّٰہ رب العزت دعوت دے رہے ہیں ایمان لانے کی اور شاکرانہ زندگی بسر کرنے کی نہ کہ انسان پھر اللّٰہ کا اور اللّٰہ کی نعمتوں کا مذاق ہی اڑاتا چلا جائے تو آپ دیکھ لیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات سنا کر ہمیں کیا بتایا گیا کہ ایک طرف اہل مکہ ہیں انکار پر ڈٹے اور جمے ہوئے ہیں دوسری طرف ملکۂ سبا کتنا اللّٰہ نے اس کو نوازا تھا لیکن یہ کہ پھر وہ جھکنے والوں میں شامل ہو گئی پھر وہ اطاعت گزاروں میں شامل ہو گئی تو اصل شکرانہ کیا ہے؟ کہ قلب سے اللّٰہ کی نعمتوں کا اقرار کیا جائے اللّٰہ کی نعمتیں جو ہیں ان کا احساس کیا جائے زبان پھر اللّٰہ کی تعریف کے گن گائے اللّٰہ کی حمد اور ثنا بیان کرے شکوے شکایتوں کی بجائے اللّٰہ کا شکر ادا کرنا رابعہ بصری رحمہ اللّٰہ کی ایک بات مجھے بڑی اچھی لگتی ہے کسی شخص کو دیکھا کہ سر پہ پٹی باندھی ہے اور ہائے ہائے کر رہا ہے ہائے میرا سر ہائے میرا سر تو کہا کہ اتنا عرصہ اللّٰہ تعالی نے تجھے صحت مند رکھا کبھی شکر کی پٹی بھی باندھی تھی۔ ہم کیا کرتے ہیں ہم بے صبری کی پٹی، ناشکری کی پٹی، فریادیں واویلے جزع اور فزع بہت کرتے ہیں

آیت نمبر 74۔ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ

ترجمہ۔ بلا شبہ تیرا رب خُوب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے اپنے اندر چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں

بے شک آپ کا رب ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جنہیں ان کے دل چھپا رہے ہیں اور جنہیں یہ ظاہر کر رہے ہیں اب آپ دیکھ لیجئے کہ یہاں پر اللّٰہ تعالیٰ کیا بات کہہ رہے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ اگر عذاب دینے میں تاخیر کر رہے ہیں تو یہ مت سمجھیں کہ تمھارے عملوں پر تمھیں کبھی سزا ہی نہیں ملے گی اللّٰہ کو سب پتہ ہے کہ تم نے دلوں میں کیا چھپا رکھا ہے اللّٰہ ہے عالم الغیب علمِ خداوندی جو ہے اس کے پاس سب

چیزوں کی انتہا ہے **مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ** دلوں کے اندر کیا ہے؟ یہ **تُكِنُّ** جو ہے **كِنَانُ (ک ن ن)** چھپانے کو کہتے ہیں وہ چیز جو دل میں چھپا لی جائے اب آپ دیکھیں کہ جو زبان پر آجائے وہ تو ظاہر ہو گئی دل کیا ہے غار ہے ایک چیز آپ نے چھپا کے رکھ لی اس کے اندر ظاہر ہی نہیں کر رہے تو یہاں پر کیا ہے کہ اللہ چھپی ہوئی بات ہے اس کو بھی جانتا ہے **وَمَا يُعْلِنُونَ** اور جو وہ اعلان کرتے ہیں جس کا وہ اظہار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بھی جانتا ہے تو اب دیکھنا کیا ہے کہ دلوں میں کیا چھپایا جاتا ہے ایک تو ہے کہ نیکی کرنا اور اس کو چھپا دینا تہجد پڑھی اور چھپا دیا خیرات دی اور چھپا دیا اس کا بتایا ہی نہیں۔ ہم تو اس کا اعلان کرتے ہیں جس دن تہجد پڑھ لیں کہتے ہیں اصل میں میری آنکھیں جو آپ کو نظر آ رہی ہیں اصل میں صبح کی اٹھی ہوئی ہوں بہت ہی میں تھک گئی ہوں آج میں بڑی صبح اٹھی تھی اور گھر والے جو سو رہے ہیں تو جوتے کی کھٹ پٹ اور باتوں کی کھٹ پٹ پانی کی کھٹ پٹ مختلف چیزوں سے ہم اعلان کرتے ہیں بہرحال نیکیاں چھپ کر جب کریں تو اعلان کرنا نہیں چاہئے خود بخود کسی کو پتہ چل جائے تو یہ انعام ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے۔ ورنہ خود سے بتانا کہ بھئی میرا اصل میں آج روزہ تھا اس لئے مجھے بڑی بھوک لگی ہوئی ہے تو بہرحال ایک تو ہے نیکی کے کام چھپا چھپا کے کرنا۔ دوسرا ہے چھپایا کہاں جاتا ہے دل کے اندر کینہ کدورت نفرت حسد دشمنی کفر شرک تو بہت سی باتیں دلوں کے اندر چھپتیں ہیں تو اچھی باتیں چھپا رہے ہیں وہ اللہ جانتا ہے اور جو بری باتیں ہم نے چھپائی ہوئی ہیں ایک اہل مکہ چھپا رہے تھے ایک میں اور آپ چھپا رہے ہیں سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں چھپی ہوئی چیزیں بھی میں جانتا ہوں **وَمَا يُعْلِنُونَ** اور جو تم اعلان کرتے ہو تو یہاں سے کیا اس کے معنی ہیں کہ اعلانیہ تم جو عمل کرتے ہو جو حرکتیں کرتے ہو جو تمہارے افعال ہیں سب مجھے پتہ ہیں مثلاً آپ دیکھیں جیسے کسی علاقے کا کوئی حاکم ہوتا ہے اس کو اپنے علاقے کے بدمعاش کا بھی پتہ ہوتا ہے اور نیک کا بھی پتہ ہوتا ہے تو اصل میں باخبر اور خبیر تو اللہ ہے دنیا میں کیا لوگ کر رہے ہیں اللہ کو اس کی خوب خبر ہے

آیت نمبر 75۔ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ
ترجمہ۔ آسمان و زمین کی کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں ہے جو ایک واضح کتاب میں لکھی ہوئی موجود نہ ہو

اور نہیں ہے غائب اور نہیں کچھ بھی پوشیدہ **فِى ٱلسَّمَآءِ** آسمان میں **وَٱلْأَرْضِ** اور نہیں زمین میں **إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ** مگر کھلی کتاب میں وہ درج ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ آسمان اور زمین میں کوئی چیز ہو اور وہ اللہ کے علم میں نہ ہو تو یہاں پہ **غَآئِبَةٍ** آیا ہے یہ اسم فاعل ہے بہت چھپنے والی۔ اور "ت" یہاں پہ مبالغہ کے لئے ہے کہ آسمان اور زمین میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہو سکتی **غَآئِبَةٍ** کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے **إِلَّا** مگر **فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ** کتاب مبین میں لکھی ہوئی موجود ہے تو **كِتَٰبٍ مُّبِينٍ** سے مراد کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ لوحِ محفوظ جس میں غائب چیزوں کا بھی علم ہے مثلاً کفار عذاب کی جلدی مچاتے تھے لوحِ محفوظ میں تو وہ لکھا ہی ہے اللہ تعالی نے اور جب کسی قوم پر وہ وقت آ جاتا ہے عذاب کا تو پھر اللہ تعالی اس قوم کو تباہ کر دیتے ہیں اور مقررہ وقت سے پہلے وہ کسی کو بتایا نہیں جاتا تو پہلے کہا کہ خود اللہ تعالی کو پتہ ہے علم ہے ساری باتوں کا پھر کہا کہ وہ تو **كِتَٰبٍ مُّبِينٍ** میں ہے۔ کتابِ مُبین وہ کتاب خود ظاہر ہے اور وہ ہر چیز کو ظاہر کرتی جا رہی ہے اللہ تعالی کا وہ ریکارڈ جس میں ذرہ ذرہ ثبت ہے تو ایک لوح محفوظ بھی ہو سکتا ہے اور دوسرا کیا ہے کہ اللہ تعالی کے فرشتے جو ریکارڈ تیار کر رہے ہیں وہ محفوظ ہیں سب چیزیں اللہ تعالی کو پتہ ہیں

آیت نمبر 76. إِنَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَكْثَرَ ٱلَّذِى هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

ترجمہ۔ یہ واقعہ ہے کہ یہ قرآن بنی اسرائیل کو اکثر اُن باتوں کی حقیقت بتاتا ہے جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں

إِنَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ یہ ہے وہ قرآن جو حقیقت بتاتا ہے جو فیصلہ کرتا ہے **عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ** بنی اسرائیل کے سامنے **أَكْثَرَ ٱلَّذِى** اکثر ان چیزوں کا **هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ** جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اب آپ دیکھ لیں یہود و نصاریٰ کیا کر رہے تھے وہ بھی مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے تھے حقائق ایک دوسرے سے مختلف جیسے حضرت عزیر علیہ السلام کے بارے میں یا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں انہوں نے غلو کیا تو اللہ رب العزت کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے جو غلو کیا ہے انہوں نے جو شرک کیا ہے ان میں جو اختلاف ہو گئے تھے تو اللہ ان اختلافات کا فیصلہ کر رہا ہے کس طرح قرآن کے ذریعے آپ ایک بات یاد رکھیں یہاں پر **يَقُصُّ** کے ساتھ **عَلَىٰ** حرف جار آیا ہے اگر **قَصَّ** کے بعد **عَلَىٰ** آئے تو اس کے معنی ہوتے ہیں قصہ بیان کرنے کے اور اگر **عَلَىٰ** نہ آئے تو معنی کیا ہوتے ہیں نقشِ قدم پر چلنا، پیروی کرنا تو یہاں پر اللہ تعالیٰ کیا کہتے ہیں **إِنَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ** یقینًا یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے باتوں کی حقیقت بیان کرتا ہے چیزوں کا فیصلہ کرتا ہے **أَكْثَرَ ٱلَّذِى هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ** جس میں انہوں نے اختلاف کیا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کچھ کہتے ہیں کہ ان کو اٹھا لیا گیا ،کچھ کہتے ہیں کہ ان کو قتل کر دیا گیا کچھ کہتے ہیں کہ وہ ابھی زندہ ہیں مختلف باتیں جو ان کے اندر پائی جاتی ہیں جس طرح کے بھی اختلافات ہیں قرآن مجید کیا کرتا ہے؟ بیان کرتا ہے واضح کرتا ہے

آیت نمبر 77. وَإِنَّهُۥ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ۔ اور یہ ہدایت اور رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لئے

وَإِنَّهُۥ اور بے شک یہ قرآن جو ہے **لَهُدًى** ہدایت ہے کن لوگوں کے لئے ہے **لِلْمُؤْمِنِينَ** ایمان لانے والوں کے لئے۔ قرآن کافروں کے دل میں تو گرم سلاخ بن کر گزرتا ہے آگ لگ جاتی ہے قرآن کو سن کر انہیں۔ جب کوئی آیت نازل ہوتی جب کوئی سورت نازل ہوتی تو ان کے کفر میں اضافہ ہو جاتا لیکن جو ایمان لانے والے ہیں قرآن کیا کرتا ہے ان کو ہدایت دیتا ہے یہاں پہ هُدًى کہہ دیا رحمت کہہ دیا تو یہاں پہ مومنین کی خصوصیت بتائی جا رہی ہے کہ قرآن مجید مومنین کے لئے رہنمائی ہے ، ہدایت ہے ، رحمت ہے تو اب دیکھیں بنی اسرائیل جیسے یہود و نصاریٰ قرآن کے نازل ہونے پر کیا ہوا؟ مزید اختلافات میں پڑ گئے ،مزید انہوں نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ جو قرآن مجید پر ایمان لائے گا قرآن مجید انہیں صراط مستقیم عطا کرے گا اور دنیا میں بھی رحمت اور آخرت میں بھی رحمت۔ شرط کیا ہے؟ **لِلْمُؤْمِنِينَ** ہوں وہ ایمان لانے والے ہوں تو اگر میں اور آپ اس قرآن مجید پر ویسا ایمان لائیں جیسے کہ صحابہ لائے تھے آج میرے اور آپ کے تمام مسائل کا حل اس قرآن سے مل سکتا ہے آج قرآن ہمارے پاس ہے لیکن اس کے باوجود ہم پریشان حال ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟ کہ ہمارا قرآن پر وہ ایمان ہی نہیں ہے جو کہ صحابہ کا تھا۔ ان کا سچا ایمان تھا ان کے سارے مسائل حل ہو گئے **وَإِنَّهُۥ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ** اور یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لئے یقیناً ہدایت اور رحمت ہے

آیت نمبر 78۔ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِۦۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْعَلِيمُ
ترجمہ۔ یقیناً (اِسی طرح) تیرا رب اِن لوگوں کے درمیان بھی اپنے حکم سے فیصلہ کر دے گا اور وہ زبردست اور سب کچھ جاننے والا ہے

إِنَّ رَبَّكَ بے شک آپ کا رب آپ کے درمیان **يَقْضِي** کیا کرے گا؟ فیصلہ کرے گا **بِحُكْمِهِۦ** اپنے حکم سے آپ کا رب ان کے درمیان سب فیصلے کرے گا اب یہاں پہ کون سے فیصلوں کی بات ہو رہی ہے؟ قیامت کے دن ان کے اختلافات کا فیصلہ کر کے حق کو باطل سے الگ کر دے گا اللّٰہ تعالیٰ ، دنیا میں لوگوں نے جو عمل کیے ہیں ان کے عملوں کا فیصلہ قیامت کو ہو گا پھر اس کے مطابق انہیں جزا اور سزا ملے گی تو یہ سارے فیصلے نمبر 1۔ لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ نمبر 2۔ لوگوں کے جو عمل اور رویے ہیں اچھے اور برے اس پر جزا اور سزا کا فیصلہ نمبر 3۔ کتابوں میں لوگوں نے تحریفات کر دیں، کتابوں میں جو لوگوں نے تبدیلیاں کر دیں ان کا فیصلہ تو اللّٰہ تعالیٰ سب چیزوں کا فیصلہ کرے گا اور وہ فیصلہ کیوں نہ کرے اس لئے کہ اللّٰہ رب العزت فرماتے ہیں کہ **وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْعَلِيمُ** وہ بڑا ہی غالب اور دانا ہے پہلے آپ دیکھیں **إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي قَضَى** قَاضِي اور پھر **بِحُكْمِهِۦ** حَاكِم تو ایک طرف قاضی کی بات ہے دوسری طرف حَكَمْ ہے حتمی فیصلہ آخری فیصلہ جس کے بعد زبان کھولنے کی گنجائش نہیں رہتی پھر اس کے بعد کہا جا رہا ہے کہ اللّٰہ کی صفات میں **ٱلْعَزِيزُ** بھی ہے کہ یہود و نصاریٰ اور بد عملیاں کرنے والے یہ مت بھولیں کہ اللّٰہ **ٱلْعَزِيزُ** ہے وہ غالب ہے اللّٰہ کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا جب اللّٰہ سزا دے گا جب اللّٰہ نیکو کاروں کو جزا دے گا کوئی اللّٰہ کو روک نہیں سکتا **ٱلْعَزِيزُ ٱلْعَلِيمُ** یہاں پہ معرفہ کی صفات ہیں نکرہ نہیں معرفہ استعمال کیا گیا ہے اللّٰہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اللّٰہ تعالیٰ ابو جہل اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا انجام ایک جیسا نہیں کریں گے ان دونوں کا عمل مختلف تھا تو ان کو جو بھی سزا اور جزا ملے گی وہ بھی مختلف ہوگی

آیت نمبر 79۔ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ
ترجمہ۔ پس اے نبی ﷺ، اللّٰہ پر بھروسا رکھو، یقیناً تم صریح حق پر ہو

اللّٰہ پر بھروسہ کیجیے اے محمد ﷺ آپ کافروں کی جو چالیں ہیں جو ان کے مکر ہیں ان پر اللّٰہ سے مدد طلب کیجیے اللّٰہ سے نصرت طلب کیجیے تو یہاں پہ رسول اللّٰہ ﷺ کو تسلی دی جا رہی ہے **فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ** اللّٰہ کو وکیل بنا لیجئے **إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ** یقینا آپ سچے اور کھلے دین پر ہیں بڑی خوبصورت بات ہے کہ دین دینِ حق ہے اور پھر مبین کے اندر کیا پایا جاتا ہے لازم اور متعدی خود واضح ہے اور سب کو واضح کر رہا ہے کھلا ہوا ہے اور لوگوں کے جو بھی شکوک و شبہات ہیں ان کو کھولتا چلا جا رہا ہے تو اہل مکہ کی چالیں بیکار ہو جائیں گی باطل حق کا مقابلہ نہ کر سکے گا اور **إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا** حق غالب ہو کر رہے گا۔ رسول اللّٰہ ﷺ کو مزید تسلی دیتے ہوئے اللّٰہ رب العزت کیا بات بتا رہے ہیں؟ اللّٰہ تعالی رسول اللّٰہ ﷺ کو تسلی دے رہے ہیں اور یہ بتا رہے ہیں کہ قریش مکہ کا جھٹلانا ،مذاق کرنا، تکلیف دینا، سازشیں یہ ساری کیا ہیں آپ کو پریشان کرنے والی ہیں اہل مکہ کا حال کیا ہے

آیت نمبر80۔ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ ٱلْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ ٱلدُّعَآءَ إِذَا وَلَّوْاْ مُدْبِرِينَ

ترجمہ۔ تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے، نہ اُن بہروں تک اپنی پکار پہنچا سکتے ہو جو پیٹھ پھیر کر بھاگے جا رہے ہوں

بے شک نہ آپ مرُدوں کو سنا سکتے ہیں یہاں پہ مردہ سے مراد کون لوگ ہیں جو حق بات کے لئے بہرے ہیں جو حق بات کو سنتے نہیں ہیں **ٱلْمَوْتَىٰ** گویا کہ وہ قبر کے اندر مدفون ہیں **وَلَا تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ ٱلدُّعَآءَ** تو اللّٰہ تعالی کہتے ہیں اور نہ آپ سنا سکتے ہیں **ٱلصُّمَّ** بہروں کو **ٱلدُّعَآءَ** اپنی پکار بے شک نا آپ مُردوں کو سنا سکتے ہیں (جو مر جائے اس کو بات تو نہیں سنائی جا سکتی) تو یہاں پہ کون سی موت مراد ہے؟ ایمان سے بے بہرہ ہونا، کفر کی موت تو ایمان کو ئی لاتا ہے تو اسے زندگی مل گئی جو ایمان نہیں لایا گویا کہ وہ مردہ ہے اور نہ آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں اس کا مطلب کیا ہے کہ کافروں کو مردوں سے ایک طرف تشبیہ دی گئی دوسری طرف ان کو بہروں سے تشبیہ دی جا رہی ہے کیونکہ وہ ایسے ہیں جیسے کہ بہرے لوگ تو بہرے لوگوں کو کوئی وعظ نصیحت قران کی آیت رسول اللّٰہ ﷺ کا کردار کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں دیتا وہ اس کو قبول ہی نہیں کرتے تو وہ گویا کہ مردہ ہیں گویا کہ وہ بہرے ہیں اور یہاں پہ **ٱلدُّعَآءَ** کس کی دعا ہے؟ کس کی پکار ہے؟ محمد ﷺ کی پکار قران کی پکار **إِذَا** جب **وَلَّوْاْ** کے معنی کیا ہوتے ہیں منہ پھیر لینا اور **مُدْبِرِينَ** مدبر کی جمع ہے اور **مُدْبِرِينَ** کے معنی کیا ہوتے ہیں پیٹھ پھیرنا اب اتنا ہی کافی تھا کہ **وَلَّوْاْ** اور **مُدْبِرِينَ** بھی آ گیا تو گویا کہ منہ بھی پھیرا پیٹھ بھی پھیری گویا کہ پورے کے پورے ہی پھر گئے دل بھی پھرے ہوئے کان بھی پھرے ہوئے جسم کو بھی پھیر لیا تو یہ لوگ تو ایسے ہیں کہ پیٹھ پھیر کر روگردانی کر رہے ہیں یہ لوگ تو ایسے ہیں کہ بالکل ہی حق سے دور ہو گئے ہیں **وَلَّوْاْ مُدْبِرِينَ** تو وہ لوگ بالکل ہی بہرے گونگے پیٹھ پھیر کر بھاگے جا رہے ہوں تو ایسے بد قسمتوں کو تو کچھ بھی نہیں سنایا جا سکتا ایک طرف **ٱلْمَوْتَىٰ** کہا دوسری طرف **ٱلصُّمَّ** کہا تیسری کیفیت کیسے بتائی جا رہی ہے **وَلَّوْاْ مُدْبِرِينَ** پھر کہا اب چوتھی بات ہے

آیت نمبر 81۔ وَمَآ أَنتَ بِهَٰدِى ٱلْعُمْىِ عَن ضَلَٰلَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِـَٔايَٰتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ
ترجمہ۔ اور نہ اندھوں کو راستہ بتا کر بھٹکنے سے بچا سکتے ہو تم تو اپنی بات اُنہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں اور پھر فرماں بردار بن جاتے ہیں

اور نہیں ہیں آپ ہدایت دینے والے رہنمائی کرنے والے **ٱلْعُمْىِ** اندھوں کی **عَن ضَلَٰلَتِهِمْ** ان کی گمراہی سے اب آپ دیکھیں کہ **عَن ضَلَٰلَ** کہہ دیا گویا کہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال نہیں سکتے اب آپ دیکھیں کہ وہ حق سے اندھے تھے آنکھیں تو تھیں ان کے پاس لیکن حق بات سننے کے لئے قران سننے کے لئے رسول اللّٰہ سے سیکھنے کے لئے وہ اندھے تھے کہا کہ آپ انہیں سکھا نہیں سکتے ، **إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِـَٔايَٰتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ** نہیں آپ سنا سکتے مگر ان کو **مَن يُؤْمِنُ** جو ایمان لائیں گے **بِـَٔايَٰتِنَا** ہماری آیات پر **فَهُم مُّسْلِمُونَ** پس وہ فرما بردار ہو جاتے ہیں تو کون لوگ فائدہ اٹھائیں گے رسول سے اور قرآن سے اور اللّٰہ کی آیات سے جو ایمان لانے والے ہیں ایک ہے ایمان لانا یقین کرنا ماننا اور دوسرا ہے **مُّسْلِمُونَ** مُسْلِم کون ہوتا ہے پھر فرما بردار بن جاتا ہے

آیت نمبر 82۔ وَإِذَا وَقَعَ ٱلْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ ٱلنَّاسَ كَانُواْ بِـَٔايَٰتِنَا لَا يُوقِنُونَ
ترجمہ۔ اور جب ہماری بات پُوری ہونے کا وقت اُن پر آ پہنچے گا تو ہم ان کے لئے ایک جانور زمین سے نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے

وَإِذَا وَقَعَ ٱلْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اور جب ان کے اوپر واقع ہو جائے گا ہمارا قول اور یہاں پہ **ٱلْقَوْلُ** سے مراد عذاب کا وعدہ ہے جب ان پر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا اب یہاں پر اللہ رب العزت کیا فرما رہے ہیں کہ یہ اب مانتے نہیں ہیں اب یہ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں **وَقَعَ ٱلْقَوْلُ عَلَيْهِمْ** اور جب قریش کے عذاب کے مطالبے کے نتیجے میں اللہ فیصلہ صادر کردے گا پھر عذابِ الٰہی کے ظہور کا وقت آ جائے گا وہ کون سا وقت ہوگا؟ **أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ** جب ہم ان پر زمین سے ایک جانور نکالیں گے **دَآبَّةً**، **(دب ب)** کے معنی کیا ہوتے ہیں رینگ کر چلنا ،انسان بھی رینگ کر چلتا ہے، جانور بھی رینگ کر چلتے ہیں حشرات الارض سب کے لئے کہا جاتا ہےتو یہاں مراد کیا ہے کہ ہم زمین سے ان کے لئے ایک جانور نکالیں گے **تُكَلِّمُهُمْ** جو ان سے باتیں کرے گا تو وہ جانور کیا کرے گا ان سے باتیں کرتا ہو گا اور وہ کیوں باتیں کرے گا؟ **أَنَّ ٱلنَّاسَ كَانُواْ بِـَٔايَٰتِنَا لَا يُوقِنُونَ** کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے تو آپ دیکھ لیجئے کہ جانور کیوں نکالا جائے گا اس لئے کہ لوگوں نے اللہ کی نشانیوں پر یقین نہ کیا کون سی نشانیاں؟ سورج چاند ،ستارے ،آسمان ،پہاڑ، زمین، بارش تو مختلف دلائل ہیں جو کائنات سے اللہ تعالی نے توحید اور آخرت کے لئے دیئے لوگوں نے اللہ تعالی کی نشانیوں پر یقین ہی نہ کیا ایک تو اس کے معنی یہ ہیں دوسرے معنی کیا ہیں اللہ کی آیات پر ایمان نہ لائے لوگ۔ اللہ کی آیات بھی تو اللہ کی نشانیاں ہیں اہل مکہ مسلسل اصرار کرتے رہے کہ کوئی معجزہ دکھایا جائے تو اللہ تعالی کہتے ہیں کہ پھر ایسا ہوگا کہ قُرب قیامت کے وقت زمین سے ایک جانور نکالا جائے گا وہ جانور کیا کرے گا ؟وہ کلام کرے گا **تُكَلِّمُهُمْ** ہوگا جانور اور کرے گا کلام اور کلام کیوں کرے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ ہماری آیات پر ایقان نہیں رکھتے ایمان کا اگلا جو درجہ ہے کہ ایقان(دل ان کا سکون اور راحت حاصل نہیں کرتا) اور اس لئے ہمیں کیا پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا بات بتائی کہ جب لوگ حق کو قبول نہیں کریں گے تو پھر ہوگا کیا کہ اللہ تعالی ایک جانور کو پیدا کر دیں گے اور وہ جانور پھر باتیں کرے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے یہ اس وقت ہوگا جب زمین میں کوئی نیکی کا حکم کرنے والا اور بدی سے روکنے والا باقی نہ رہے گا اور ہمیں ایک **حدیث** بھی ملتی ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ یہی بات انہوں نے حضور ﷺ سے بھی سنی تھی کہ جب انسان نیکی کا حکم دینا اور بدی سے منع کرنا چھوڑ دیں گے تو قیامت قائم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ایک جانور کے ذریعے آخری مرتبہ حجت قائم کریں گے۔ (اور کہتے ہیں کہ واضح نہیں ہے کہ ایک ہی جانور ہوگا یا ایک خاص قسم کی جنسِ حیوان مراد ہے کہ ایک ہی طرح کے جانور ہوں گے جو بہت سے ہوں گے، ایک جنس کے جو پوری روئے زمین پر پھیل جائیں گے) تو بہرحال یہاں پہ یہ جو لفظ کہا جا رہا ہے کہ **دَآبَّةً** سے مراد ایک جانور بھی ہو سکتا ہے یا پھر بہت سے ایک ہی جنس کے جانور بھی ہو سکتے ہیں اور پھر یہ جانور کہاں سے نکلے گا؟ اس سلسلے میں پتہ چلتا ہے کہ وہ حرم میں سے نکلے گا اور اس جانور کا نام **"جساسا"** ہے ۔ اور قیامت کی جو نشانیاں ہیں وہ کیا ہیں کہ اس وقت وہ جانور حرم سے نکلے گا اور وہ بولنا شروع کر دے گا آپ دیکھیں جیسے پہاڑ سے کیا نکلا تھا اونٹنی نکلی تھی تو پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا اور حرم میں سے جانور کا نکلنا اور آپ دیکھیں کہ پہاڑ میں سے اونٹنی کا نکلنا معجزہ ہے۔ زمین میں سے ایک دم جو یہ پودا نکلتا ہے تو کیا یہ معجزے سے کم ہے زمین میں جو پہاڑ جمے ہوئے ہیں کیا یہ معجزےسے کم ہیں۔ مٹی کے اندر پھول کھلا یہ کم معجزہ ہے اور بہت سے معجزے جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے تو یہ سب معجزات کیسے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائیں لیکن افسوس کہ لوگ ایمان نہیں لاتے

آیت نمبر 83۔ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِـَٔايَٰتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ
ترجمہ۔ اور ذرا تصور کرو اُس دن کا جب ہم ہر امّت میں سے ایک فوج اُن لوگوں کی گھیر لائیں گے جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے، پھر ان کو (ان کی اقسام کے لحاظ سے درجہ بدرجہ) مرتب کیا جائے گا

اور جس دن ہم ہر امت میں سے گھیر کر لائیں گے **نَحْشُرُ** کے معنی کیا ہیں ہانکنا، اکٹھا کرنا، ان کو جمع کرنا تو ہر امت میں سے ہم کیا کریں گے ہانک کر لائیں گے ہم گھیر کر لائیں گے فوجیں گروہ اور وہ کون سے گروہ ہوں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے تو گھیر کر ہر امت میں سے گروہ ، افواج جمع کر کے لائیں جائیں گی جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے تھے معجزات کا انکار کرتے تھے پھر وہ سب کے سب الگ کر دیئے جائیں گے **يُوزَعُونَ** آپ پڑھ ہی چکی ہیں **(و ز ع)** کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ قسم قسم ان کی کر دی جائے گی مثلاً زانیوں کا ٹولہ الگ ،شرابیوں کا ٹولہ الگ، شرک کرنے والوں کا الگ، جھوٹوں کا الگ وعدہ خلافی کرنے والوں کا الگ، تو ایک اس کے معنی کیا ہیں کہ مختلف جو ان کے عمل ہوں گے اس کے مطابق ان کی درجہ بندی کر دی جائے گی ایک اس کے معنی یہ ہیں کہ مختلف گروہ لائے تو جائیں گے پھر قسموں کے مطابق ان کو مرتب کیا جائے گا آپ نے پیچھے پڑھا ہے کہ پھر ان کے اندر ایک نظم و ضبط قائم کر دیا جائے گا یہ نہیں ہوگا کہ بڑی کوئی افرا تفری ، اور پتہ ہی نہ چلے بلکہ وہ سارے ایک ضبط کے اندر ہوں گے پھر اس کے ایک معنی اور بھی ہیں اور وہ معنی کیا ہیں کہ پھر ان کو روک لیا جائے گا روکا جانا جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا **رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ** اے میرے رب مجھے روک کہ تیری ناشکری نہ کروں، اے میرے رب مجھے ضبط میں رکھ، اے میرے رب مجھے سنبھال ،مجھے تھام لے کہ میں تیری نافرمانی نہ کروں تو بہرحال ان کو ادھر ادھر اور آگے پیچھے ہونے سے روکا جائے گا اس لئے کہ سب کو ترتیب وار لاکر جہنم کے اندر پھینک دیا جائے ان کے عملوں کے مطابق ان کو سزا دے دی جائے **مِّمَّن يُكَذِّبُ بِـَٔايَٰتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ**

آیت نمبر 84۔ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُو قَالَ أَكَذَّبْتُم بِـَٔايَٰتِى وَلَمْ تُحِيطُوا۟ بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
ترجمہ۔ یہاں تک کہ جب سب آ جائیں گے تو (ان کا رب ان سے) پوچھے گا کہ "تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا حالانکہ تم نے ان کا علمی احاطہ نہ کیا تھا؟ اگر یہ نہیں تو اور تم کیا کر رہے تھے؟"

حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُو پھر جب سب آ پہنچیں گے جب سب آ جائیں گے **قَالَ** تو اللہ پوچھے گا اللہ فرمائے گا **أَكَذَّبْتُم بِـَٔايَٰتِى** کیا تم نے میری آیات کو جھٹلایا تھا؟ **وَلَمْ تُحِيطُوا۟ بِهَا عِلْمًا** جبکہ میری آیات کا تمہیں کوئی علمی احاطہ بھی نہیں تھا تمہیں میری آیات کی سمجھ بھی نہیں تھی، کیا تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا جبکہ تم نے ان کا علمی احاطہ بھی نہیں کیا تھا کوئی تحقیق کر کے تمہیں معلوم نہیں ہوا تھا کہ میری آیتیں جھوٹی ہیں تم نے بغیر غور و فکر کے بغیر تدبر کے بغیر تفکر کے میری آیات کو جھٹلا دیا **أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ** اب بتاؤ کیا یہی کچھ تم کرتے رہے تو اصل بات کیا ہے اگر یہ نہیں ہے تو تم پھر اور کیا کرتے رہے **أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ** پھر تم نے اور کیا کیا یہی تو کیا کہ میری آیات کا تم نے مذاق بنایا تم نے ان کو جھوٹا قرار دیا تم نے کائنات پر غور و فکر ہی نہ کیا تو آپ دیکھ لیجئے کہ یہاں پہ اللہ رب العزت کیا پوچھ رہے ہیں کیا بتا رہے ہیں کہ بغیر تحقیق کے ،بغیر تدبر کے تم نے میری تنبیہات کی تکذیب کی اب بتاؤ کوئی عذر ہے؟ اب بتاؤ کوئی بہانہ ہے؟ اگر تم چاہتے تو کائنات پر غور فکر کر کے تمہیں کائنات

کے اسرار کا پتہ چل سکتا تھا تم ایمان لا سکتے تھے تم اپنے اوپر غور و فکر کرتے کہ میں کہاں سے آیا مجھے کہاں جانا ہے اور انسان سوچتا ہے کہ مجھے پیدا کس نے کیا مجھے جانا کہاں ہے تو اپنے انجام کی فکر کرتا ہے پھر بتاؤ تو سہی کہ تم نے پہاڑوں کی چوٹیوں کا مشاہدہ کیوں نہ کیا تم نے زمین پہ وادیوں کا ،آبشاروں کا مشاہدہ کیوں نہ کیا تم نے نظارے کیوں نہ دیکھے تم نے سیر کیوں نہ کی تم کیا کرتے رہے تم انکار کرتے رہے اور تم نے انکار کیوں کیا تم نے کیسے عمل کیے

آیت نمبر 85۔ وَوَقَعَ ٱلْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا۟ فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ
ترجمہ۔ اور ان کے ظلم کی وجہ سے عذاب کا وعدہ ان پر پورا ہو جائے گا، تب وہ کچھ بھی نہ بول سکیں گے

وَوَقَعَ ٱلْقَوْلُ عَلَيْهِم پھر واقع ہو جائے گا ان پر قول اور **ٱلْقَوْلُ** سے مراد کیا ہے اب ان پر اللہ کے عذاب کا فیصلہ نافذ ہو جائے گا کیوں **بِمَا ظَلَمُوا۟** جو انہوں نے نافرمانی کی ،شرک کیا ،ظلم کیا **فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ** اور وہ اب بولتے بھی کچھ نہیں اور وہ بول نہ سکیں گے اب آپ دیکھیں یہاں انسان کی بے بسی کو بتایا جا رہا ہے جیسے سورت یٰسٓ 65 میں اللہ تعالیٰ کہتے ہے **الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ**(65۔ سورت یٰسٓ)

آیت نمبر 86۔ أَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا جَعَلْنَا ٱلَّيْلَ لِيَسْكُنُوا۟ فِيهِ وَٱلنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَـٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

ترجمہ۔ کیا ان کو سُجھائی نہ دیتا تھا کہ ہم نے رات ان کے لئے سکون حاصل کرنے کو بنائی تھی اور دن کو روشن کیا تھا؟ اسی میں بہت نشانیاں تھیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے تھے

أَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا جَعَلْنَا ٱلَّيْلَ لِيَسْكُنُوا۟ فِيهِ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنا دیا رات کو، کیا بنایا **لِيَسْكُنُوا۟ فِيهِ** تاکہ وہ اس میں سکون حاصل کریں، آرام حاصل کریں رات اندھیری اور اس میں انسان سکون حاصل کرتا ہے **وَٱلنَّهَارَ** اور دن کو کیا بنایا **مُبْصِرًا** روشنی حاصل کرنے کا ذریعہ کہ روشنی میں انسان مشقت کرتا ہے اور محنت کرتا ہے،کام کرتا ہے تو دن میں روشنی اور رات میں اندھیرا تو انسان آرام کرے تازہ دم ہو کر پھر اٹھ کر وہ کام کرے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ رات اور دن بھی میری بہت بڑی نشانیاں ہیں **إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَـٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ** یقیناً ان میں ایسی قوم کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان لانے والے ہیں

آیت نمبر 87۔ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَٰخِرِينَ
ترجمہ۔ اور کیا گزرے گی اس روز جب کہ صُور پھونکا جائے گا اور ہَول کھا جائیں گے وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، سوائے اُن لوگوں کے جنہیں اللہ اس ہَول سے بچانا چاہے گا، اور سب کان دبائے اس کے حضور حاضر ہو جائیں گے

پھر اللہ رب العزت کہتے ہیں جس دن صور پھونکا جائے گا **فَفَزِعَ** تو سب گھبرا اٹھیں گے کون؟ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں **إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ** مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اور سارے گھبرا کر

کریں گے کیا؟ **وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَٰخِرِينَ** اور سارے کے سارے عاجز ہو کر مطیع ہو کر ذلیل ہو کر اللہ کے سامنے حاضر ہو جائیں گے تو یہاں پر قیامت کی ہولناکی کی یاد دہانی کرائی جارہی ہے کہ قیامت جس کو تم مانگتے ہو اس کا ہول کوئی آسان چیز نہیں ہے آپ کو پتہ ہی ہے کہ **فَفَزِعَ** کےمعنی کیا ہوتے ہیں؟ کہ جیسے زبان سے انسان واویلہ کر رہا ہو اور اس میں گھبراہٹ بھی شامل ہو جب انسان پریشان حال ہوتا ہے بےصبرا ہو کر کیا کرتا ہے؟ **فَفَزِعَ** کرتا ہے اور اس میں گھبراہٹ بھی شامل ہیں تو اب انسان **فَفَزِعَ** کی کیفیت میں ہو گا گھبرایا ہوا ہے ،واویلہ کر رہا ہے ،شور کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہیں سارے واویلہ کریں گے تو اس سے مراد کیا ہے؟ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو بھی آسمان میں ہے یا زمین میں فرشتے ہیں یا انسان یا جن جو بھی ہیں تو قیامت اور حشر اور نشر کی جو ہولناکیاں ہوں گی سارے اس وقت گھبرائے ہوئے ہوں گے سارے پریشان ہوں گے **إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ** مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اس ہولناکی سے جسے چاہے اللہ بچا لے مثلاً نبی ہیں شہداء ہیں یا پھر فرشتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ **إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ** سے مراد نبی ہیں بعض کہتے ہیں فرشتے بعض کہتے ہیں شہید بعض کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔ بعض کہتے ہیں سب کے سب اس سے مراد ہیں کیونکہ اہلِ ایمان حقیقی گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے اور ہوگا کیا کہ سارے کے سارے حاضر ہوں گے آئیں گے اللہ کے پاس کیسے آئیں گے؟ **دَٰخِرِينَ** اور یہ صاغرین کے معنی میں ہے اور اس سے مراد کیا ہوتا ہے کہ مطیع ہو جانا، عاجز ہو جانا، ذلیل ہو جانا تو سارے کے سارے عاجز اور ذلیل ہو کر اللہ کے سامنے حاضر ہو جائیں گے تو جتنے بھی اللہ کی نافرمانی کرنے والے تھے ،شرک کرنے والے تھے وہ بھی اور ان کے معبود بھی سارے کے سارے اور آپ دیکھ لیجئے کہ یعنی نیکی کرنے والے بھی اللہ کے سامنے آئیں گے فرماں بردار بن کر اور جو نافرمانی کرنے والے تھے وہ بھی اللہ کے سامنے آئیں گے ذلیل اور رسوا ہو کر

آیت نمبر 88. وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ

ترجمہ۔ آج تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خوب جمے ہوئے ہیں، مگر اُس وقت یہ بادلوں کی طرح اڑ رہے ہوں گے، یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہو گا جس نے ہر چیز کو حکمت کے ساتھ استوار کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تم لوگ کیا کرتے ہو

وَتَرَى ٱلْجِبَالَ تَحْسَبُهَا اور تُو دیکھے گا پہاڑوں کو **وَتَرَى** اور تُو دیکھے گا **ٱلْجِبَالَ** پہاڑوں کو اور جب تُو پہاڑوں کو دیکھے گا **تَحْسَبُهَا** تو تُو سمجھے گا **جَامِدَةً** کے جمے ہوئے ہیں۔ جب تُو پہاڑوں کو دیکھے گا تو تجھے کیا لگے گا کہ یہ اپنی جگہ پر جمے ہوئے ہیں **وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ ٱلسَّحَابِ** لیکن وہ اُڑ رہے ہوں گے جیسے کہ اُڑتے ہیں بادل تو وہ بادلوں کی طرح اُڑیں گے **صُنْعَ ٱللَّهِ** یہ ہے صنعت اللہ کی، یہ ہے کارگری اللہ کی **ٱلَّذِىٓ أَتْقَنَ كُلَّ شَىْءٍ** جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا **إِنَّهُۥ خَبِيرٌۢ بِمَا تَفْعَلُونَ** جو کچھ تم کرتے ہو اس سے وہ باخبر ہے اب آپ دیکھ لیجئے کہ کیا باتیں سامنے آرہی ہیں سائنس دانوں کی کہ پہاڑ جو ہیں وہ اپنی جگہ سے سرکتے ہیں جیسے ہر سال پہاڑ کیا کرتے ہیں کہ کچھ سینٹی میٹر اپنی جگہ سے سرک جاتے ہیں یا چوڑے ہو جاتے ہیں یا لمبے ہو جاتے ہیں اسی طرح یہ جو آبشار(نیاگرا) ہے اس کے بارے میں بھی آتا ہے کہ یہ ہر سال کچھ سینٹی میٹر سرک جاتی ہے اپنی اونچائی میں جو اس کی آبشار گرتی ہیں ہر سال اس میں کچھ فرق آ جاتا ہے تو یہ کیا ہے کہ پہاڑ چلتے ہیں جیسے زلزلے آتے ہیں آپ دیکھ لیں یعنی دنیا میں بھی ایسا ہے کہ پہاڑ ہمیں جمے ہوئے لگتے ہیں لیکن یہ سرکتے ہیں

اور قیامت کے دن بھی کیا ہوگا کہ پہاڑ جو آج ہمیں جمے نظر آتے ہیں جن کو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خوب جمے ہوئے ہیں کہیں اللہ تعالیٰ ان کو رواسی کہتے ہیں جیسے میخوں کی طرح گاڑے ہوئے لیکن یہ پہاڑ یہ اپنی جگہ سے چلنا شروع کر دیں گے اور السَّحَابِ کا مطلب کیا ہوتا ہے گھسیٹنا، ہوائیں بادلوں کوگھسیٹتی ہیں تو پہاڑ جو خوب جمے محسوس ہوتے ہیں اس وقت یہ گھسیٹے جا رہے ہوں گے جیسے کہ بادل گھسیٹے جاتے ہیں ایسے پہاڑ گھسٹ رہے ہوں گے اڑ رہے ہوں گے **صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ** یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہوگا **صُنْعَ** یہاں یہ اللہ کی کاری گری کے لئے آیا ہے جیسے **صُنْعَ** اور **أَتْقَنَ** کسی چیز کو درست بنانا، حکمت کے ساتھ مضبوط بنانا یعنی اس کے اندر درستگی، حکمت اور مضبوطی تینوں معنی پائے جاتے ہیں دیکھو اللہ کی قدرت کے کرشمے کہ ہر چیز کو حکمت کے ساتھ اس نے خوب استوار کیا ہے خوب جمایا ہے **كُلَّ شَيْءٍ** ہر چیز زمین ہے تو اس کو **قرارا** بنا دیا آپ نے شروع کے سبق میں یہ بات پڑھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو **قرارا** بنایا اسی طرح پہاڑ ہیں تو جامد ہمیں نظر آتے ہیں لیکن چلتے پھرتے نظر آئیں گے اور **يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ** (4. سورت القارعہ) روئی کے گالوں کی طرح۔ **إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ** جو رب یہ سب کچھ کر سکتا ہے اتنے مضبوط پہاڑوں کو بادلوں کی طرح اڑا سکتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ لوگوں تم کرتے کیا ہو **إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ** وہ خوب جانتا ہے کہ لوگوں کے عمل کیسے ہیں مت بھولو مت یہ توقع رکھو کہ اللہ تعالیٰ بے خبر ہے کہ دنیا میں انسان کیا کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات کو کیسے استعمال کر رہا ہے

آیت نمبر 89. مَن جَآءَ بِٱلْحَسَنَةِ فَلَهُۥ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ ءَامِنُونَ
ترجمہ۔ جو شخص بھلائی لے کر آئیگا اسے اُس سے زیادہ بہتر صلہ ملے گا اور ایسے لوگ اُس دن کے ہَول سے محفوظ ہوں گے

مَن جَآءَ بِٱلْحَسَنَةِ فَلَهُۥ خَيْرٌ مِّنْهَا جو شخص نیک عمل لائے گا اسے اس سے بہتر بدلہ ملے گا اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ وہ ہولناک دن جو بڑا سخت دن ہوگا جس دن اللہ لوگوں کے اعمال کو خوب جانتے ہوں گے کہ ہر ایک کو اس کی نیکی اور بدی کا بدلہ دیں گے اور اس دن اللہ تعالیٰ کہتے ہیں **مَن جَآءَ بِٱلْحَسَنَةِ** جو شخص الحسنہ لے کر آئے گا **فَلَهُۥ خَيْرٌ مِّنْهَا** اسے اس سے بہتر بدلہ ملے گا کئی سو گنا زیادہ ایک نیکی سات سو گنا تک پہنچتی ہے اور ہمارے تصور سے بھی بڑھ کر اور گویا کہ انہیں بہترین صلہ ملے گا دس گنا زیادہ سات سو گنا زیادہ اور سوچوں سے بھی بڑھ کر **وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ ءَامِنُونَ** اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے آپ دیکھ لیں کہ اوپر کہا کہ اس دن لوگ بہت ہی جزع فزع کی کیفیت میں ہوں گے **وَيَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ** کون اس سے بچیں گے جو نیکیاں الحسنہ لے کر آئیں گے الحسنہ کون لائیں گے جو ایمان لانے والے ہوں گے **وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ ءَامِنُونَ** اس دن کی گھبراہٹ سے وہ لوگ بے خوف ہوں گے سورت الانبیاء آیت 103 میں آتا ہے **لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ** تو اس دن انہیں کوئی بھی گھبراہٹ نہیں ہوگی کوئی ہول نہیں آئے گا بے خوف ہوں گے

آیت نمبر 90. وَمَن جَآءَ بِٱلسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِى ٱلنَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
ترجمہ۔ اور جو بُرائی لئے ہوئے آئے گا، ایسے سب لوگ اوندھے منہ آگ میں پھینکے جائیں گے کیا تم لوگ اس کے سوا کوئی اور جزا پا سکتے ہو کہ جیسا کرو ویسا بھرو؟

وَمَن جَآءَ بِٱلسَّيِّئَةِ اور جو برائی لے کر آئے گا **فَكُبَّتْ** اس کو دھکیل دیا جائے گا اور ایک کے اوپر ایک دھکیلا جائے گا اور گہرائی میں دھکیلا جائے گا **فَكُبَّتْ** کا مادہ **(ک ب ب)** اور **(ک ب ک ب)** بھی ہو سکتا ہے تین حرفی اور چار حرفی بھی ہو سکتا ہے اس کے معنی کیا ہیں تو ان کو اوندھے منہ ڈال دیا جائے گا ان کو گِرا دیا جائے گا ان کو پھینک دیا جائے گا **وُجُوهُهُمْ** ان کے چہروں کے بل کہاں پھینکا جائے گا **فِى ٱلنَّارِ** آگ میں جہنم کا ایک نام **ٱلنَّارِ** بھی ہے وہ نار جو دنیا کی آگ سے 69 درجے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں کیا کہتا ہے۔ **نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ** (6۔ سورت الھمزہ) اللہ کی جلائی ہوئی آگ ہے کوئی معمولی تھوڑی ہے **هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ** صرف وہی بدلہ تم دیئے جاؤگے جو تم دنیا میں عمل کرتے رہے کیا اس سے ہٹ کر بھی کوئی بدلہ دیا جا سکتا ہے یعنی جیسے انسان نے عمل کیے ویسا ہی اس کو بدلہ ملے گا عمل کیسے ہیں یا تو حسنہ ہے یا پھر سیئہ ہے تو اس کے مطابق اس کو جنت یا جہنم ملنے والی ہے اب اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ایک طرف تسلی دی جارہی ہے اور دوسری طرف کہا جا رہا ہے کہ آپ کا مشن کیا ہے؟ آپ کے مشن کی وضاحت کی جارہی ہے

آیت نمبر 91۔ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ترجمہ۔ (اے محمد ﷺ اِن سے کہو) "مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اِس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اِسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں

إِنَّمَا أُمِرْتُ مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے **أَنْ أَعْبُدَ** کہ میں عبادت کرتا رہوں **رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ** اس بلد کے رب کی **الْبَلْدَةِ** سے مراد کیا ہے شہر اور کون سا شہر مراد ہے؟ مکہ ۔کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے جو مکہ کی سرزمین ہے جو بیت اللہ کی سرزمین ہے میں اس رب کی عبادت کروں تو یہاں پہ سرزمین مکہ اور بیت اللہ کی تاریخ کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے اور اہل مکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ماننے والے بھی تھے لیکن وہ شرک بھی کر رہے تھے اور اسی طرح یہود و نصاریٰ۔ رسول اللہ ﷺ کو بتایا جارہا ہے کہ آپ یہ بات اعلان کر دیجیے کہ مجھے مکہ کی سرزمین کے رب کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے میرے پاس کوئی گنجائش نہیں ہے کہ میں اس کو چھوڑ کر شرک کروں یا دوسرے معبودوں کو ساتھ ملا لوں اور ساتھ ہی کیا کہا کہ **الَّذِي حَرَّمَهَا** جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو حرمت والا بنایا ہے تو مکہ شہر بطور خاص حرمت والا ہے کیونکہ اس میں خانہ کعبہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ شہر بڑا محبوب تھا اور حرمت کے معنی کیا ہیں کہ اس میں خون ریزی کرنا، قتل کرنا ،ظلم کرنا ،شکار کرنا، درخت کاٹنا، درخت کے پتے توڑنا ،کسی پرندے کو مارنا یہ ساری چیزیں حرام ہیں یہ بخاری کی حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ حرمت والا ہے عزت والا ہے اور ویسے بھی وہاں پہ کچھ بھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا **وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ** جس کی ملکیت ہر چیز ہے کس کی ملکیت ہے ہر چیز ؟ اللہ تعالی کی **وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ** اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہو جاؤں کن میں سے ہو جاؤں ؟ اسلام قبول کرنے والوں میں سے اطاعت گزار لوگوں میں سے اور پیچھے ملکۂ سبا جو تھی **اسلمتُ** میں شامل ہو گئی اسلام قبول کرنے والوں میں اے اہل مکہ تم بھی اسلام قبول کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ

آیت نمبر 92۔ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ

ترجمہ۔ اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤ" اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لئے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں

وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں ، میرا مشن کیا ہے تمہیں قرآن پڑھ کر سناتے رہنا ہے قرآن کے اوپر میں نے عمل کرنا ہے، **أَتْلُوَ** کے 2 معنی ہیں نمبر 1. کہ پڑھ کر سنانا اور نمبر 2. کہ پیچھے پیچھے چلنا تو سنانا بھی ہے اور عمل بھی کرنا ہے تو میرا پیغمبر ہونے کا مشن کیا ہے کہ میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں، قرآن پر عمل کرتا رہوں اہل مکہ اگر تم انکار کرو اور تم قرآن کو نا سنو یا عمل نا کرو **فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ** تو جو راہِ راست پر آ جائے **فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ** تو بے شک وہ اپنے نفع کے لئے راہِ راست پر آئے گا اگر وہ ہدایت قبول کرے گا تو اپنی ذات کے لئے اگر تم ایمان قبول کر لو تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے اگر تم قبول نا کرو تو تمہارا اپنا ہی نقصان ہے تو رسول اللہ ﷺ کو کیا بات بتائی جارہی ہے کہ آپ اس بات پر پریشان نہ ہوں کہ لوگ دین کو قبول نہیں کرتے اگر وہ قبول کریں گے تو ان کااپنا ہی فائدہ اور اگر نہیں کرتے تو ان کا اپنا ہی نقصان ہو گا۔ **وَمَنْ ضَلَّ** اور جو بہک جائے جو قبول نہ کرے **فَقُلْ** پس آپ کہہ دیجیے **إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ** آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ہوشیار کرنے والوں میں سے ہوں **الْمُنْذِرِينَ** منذر کی جمع ہے معنی کیا ہیں کہ میرا کام صرف تبلیغ کرنا ہے جو شخص دعوت تبلیغ سے مسلمان ہو جائے اسی کا فائدہ ہے وہ اللہ کے عذاب سے بچ جائے گا اور جو میری دعوت کو نہیں مانے گا تو میرا کوئی نقصان نہیں ہے اللہ خود اس سے حساب لے لے گا اللہ خود اس کو جہنم کے عذاب کا مزا چکھائے گا پھر فرمایا

آیت نمبر 93۔ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ
ترجمہ۔ اِن سے کہو، تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھا دے گا اور تم انہیں پہچان لو گے، اور تیرا رب بے خبر نہیں ہے اُن اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور کہہ دیجئے کہ تعریف اللہ ہی کے لئے ہے **سَيُرِيكُمْ** عنقریب وہ دکھائے گا تم کو **آيَاتِهِ** اپنی نشانیاں **سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا** جب وہ نشانیاں عنقریب تمہیں دکھائے گا تم خود اسے پہچان لوگے تو یہاں پہ کون سی نشانیاں مراد ہیں کہتے ہیں پہلی نشانی میدانِ بدر میں دکھائی گئی یوم الفرقان بڑے بڑے سردار ڈھیر ہوئے تھے پھر کچھ زخمی پھر کچھ قیدی تھے دوسری نشانی فتح مکہ اور تیسری نشانی موت کے قریب جب فرشتے جان لیتے ہیں کافروں کی تو مارتے ہیں **وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا** (1۔ سورت النازعات) اور پھر وہ عنقریب نشانیاں دکھائے گا پھر کون سی نشانی ہے؟ قیامت کی نشانی موت کے وقت اور پھر قیامت کے دن اور حشر کے میدان میں انسان کا حسرت کرنا اس کو دوبارہ ایمان لانے کی توفیق نہیں دے سکتا اس کو مہلت نہیں مل سکتی تو یہ ہے کہ عنقریب وہ تمہیں نشانیاں دکھائے گا **فَتَعْرِفُونَهَا** پھر تم خود پہچان لوگے **وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ** اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے آپ کا رب غافل نہیں ہے یعنی جو شرارتیں جو مکر انکار اور مذاق اور حجت بازیاں اے اہل مکہ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے اللہ تعالیٰ کیا کرنے والا ہے؟ پھر حساب کتاب کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ پھر سزا دینے والا ہے اللہ رب العزت پھر پکڑنے والا ہے تو اس سے پھر عمل کے لئے ہمارے سامنے کیا اصول آتا ہے کہ ہم سب اپنے عملوں کو بدلیں اپنی جو مختصر سی زندگی ہے اس میں حسنِ عمل کریں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح ہم شکر کریں اور آپ دیکھیں کہ چیونٹی کی بات سن کر جب حضرت سلیمان علیہ السلام یہ کہتے ہیں کہ **رَبِّ أَوْزِعْنِي** وہ مسکراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ مجھے

سنبھال لے اور کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں پانی مانگنے کی جو نماز ہوتی ہے ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام لوگوں کے ہمراہ نماز استسقاء کے لئے ایک میدان کی طرف نکلے۔ وہاں ایک چیونٹی کو دیکھا جو چت لیٹ کر اور اپنے پاؤں اوپر اٹھائے ہوئے اللہ سے دعا کر رہی تھی کہ یا اللہ! میں بھی تیری مخلوق ہوں اگر تو کھانے پینے کو نہ دے گا تو میں کیسے زندہ رہ سکتی ہوں یا ہمیں کھانے کو دے یا مار ڈال۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی یہ دعا سن کر لوگوں سے فرمایا : اب اپنے اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ۔ ایک چیونٹی نے تمہارا کام پورا کردیا۔ اب ان شاء اللہ بارش ہوگی (مشکوۃ میں یہ حدیث ہے) تو اصل بات کیا ہے چرند پرند بھی اللہ سے دعائیں کرتے ہیں فریادیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں اللہ کی حمد اور ثنا بیان کرتے ہیں ہدہد کو توحید کا پتہ چل گیا تو پھر مجھے اور آپ کو کیوں نہیں پتہ چلتا کتنی زندگی میں نے اور آپ نے فضول گزار دی ہم سب کو اپنی زندگیوں کا جائزہ لینا چاہئے ہمیں اپنے عمل سنوارنے چاہییں ہمیں اپنے آپ کو ایک اچھا مسلمان بنانا چاہئے اور آپ جو پاور پوائنٹ ہے اس کو ضرور دیکھیں جو چیونٹیوں سے متعلق ہے پہاڑوں سے متعلق ہے اور پچھلی قوموں پر جو عذاب آئے ان کے بعض علاقے جیسے کنوئیں ہیں اور وہ پہاڑ وغیرہ تو ان سب کو آپ دیکھیں اور اس کے ساتھ کائنات کا مشاہدہ کریں میں بھی کروں آپ بھی کریں اور پھر اصل بات کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو پالیں اہل مکہ کی طرح کفر کر کے انکار کر کے ہم اللہ تعالیٰ کا انکار نہ کریں ہم ایمان لانے کا انکار نہ کریں یہ نہ ہو کہ زبانی ایمان کے دعوے ہوں اور عمل میرے اور آپ کے خراب ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بہترین مسلمان بنائے ،مجھ سے اور آپ سے راضی ہو جائے اور منذرین میں شامل کرے کہ ہم بھی ڈرانے والوں میں شامل ہو جائیں۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ